# شاہ نظام الدین اورنگ آبادی

خزان وبہار کے مولف نے لکھا کہ شاہ نظام الدین نام اور شیخ الاسلام لقب ہے۔ آپ کی نسب کا سلسلہ بواسطہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منتہی ہوتا ہے۔ وطن شریف قصبہ نگراؤن ضلع پورب ہے۔ آپکی ولادت ۱۰۸۱ ہجری میں واقع ہوئی۔ گیارہ برس کی عمر میں وطن سے دارالخلافہ دہلی میں آئے اور تحصیل علوم عقلی و نقلی میں مشغول ہوئے۔ چند سال میں تحصیل علوم ظاہری سے فارغ ہونے کے بعد آپکے دل میں علوم باطنی کی تحصیل کا شوق پیدا ہوا۔ حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی دہلوی کی خدمت میں حاضر ہو کے بیعت سے مشرف ہوئے۔ ریاضت وعبادت میں مشغول ہوئے۔ شاہ موصوف نے آپکو ذکر بالجہر کی اجازت

دی۔ آپ شدت سرما میں جمنا کے کنارے ریگستان میں بیٹھ کے ذکر جہر میں مشغول ہوتے تھے۔ نصف شب سے صبح تک متواتر ذکر الجہر کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ میں نے جو فائدہ ذکر بالجہر میں پایا اور کسی چیز میں نہیں پایا۔ مراتب کمال کے بعد حضرت شیخ سے خلافت کی خلعت زیب بدن کر کے حسب الحکم شیخ دہلی سے اورنگ آباد دکن روانہ ہوئے۔ منازل طے کرتے ہوئے اورنگ آباد میں پہنچے یہاں مدت العمر رہے اہل دکن کو تا بو نات ہدایت فرماتے رہے۔ آپ بروز جمعہ نماز کے بعد مجلس سماع منعقد فرماتے تھے مجلس میں اکثر حاجتمند آتے تھے آپ سے مقاصد و مرادات کے خواہان ہوتے تھے۔ ہر ایک آپکے فرمانے سے کامیاب ہوتا تھا۔ کہتے ہیں کہ آپکے زمانہ میں مینہ بالکل نہیں برسا قحط کے آثار نمودار ہوئے حیوانات قریب المرگ ہوئے کسی نے آپکے مریدین سے بارش کے بابتہ عرض کرنیکی درخواست کی۔ مرید نے کہا روز سماع آئیے عرض کیجئے۔ وہ شخص مجلس سماع میں آیا حضرت حالت وجد میں تھے باران رحمت کی درخواست کی۔ آپکی توجہ سے اسیوقت مینہ برسنے لگا حیوانات و نباتات سیراب و شاداب ہوئے۔ طالب نہایت خوش ہوا جس وقت آپ شولا پور میں سکونت پذیر تھے اسوقت وہاں پانسو جوگی وارد ہوئے انکی پیشوا ایک زن جوگن تھی نہایت حسین خوبصورت تمام ان

گہوارہ میں جھولتی تھی۔ ایک روز آپکا مرید سعید بیگ بتقریب تماشا وہاں
گیا۔ اس پری پیکر کو دیکھ کے ہوش و حواس سے بیہوش ہوا۔ چند روز
اس شوریدہ حالت میں حضرت کی ملازمت سے محروم رہا۔ ایک روز خدمت
کی خدمت میں آیا حضرت نے فرمایا سعید بیگ آپکا کیا حال ہے کہ ہماری
ملاقات سے دست بردار ہو گئے۔ اگر کوئی مرض ہو تو بیان کیجئے تا علاج
کیا جاسکے۔ خدا صحت عطا کریگا۔ سعید بیگ نے مفصل کیفیت واقعی عرض
کی۔ بعض احباب نے سعید بیگ کو اس بات پر آمادہ کیا کہ جب حضرت
سیر کیلئے برآمد ہوں اسوقت حضرت کو جوگیہ کے فرودگاہ پر لانا چاہیئے حضرت
کی نظر بہابت اثر سے مشرف باسلام ہوگی اور تجکو مواصلت کا موقع ملیگا
اتفاقاً حضرت دو تین روز کے بعد سیر کیلئے برآمد ہوئے۔ سعید بیگ نے
حضرت کو سیر کراتے ہوئے جوگیہ کے مقام پر پہنچایا۔ حضرت معہ مریدین
جوگیہ کے مجمع میں بیٹھ گئے۔ اسی اثنا میں کسی معتقد نے گلاب کے کچھ پھول
پیشکش کیا۔ حضرت نے فرمایا حاضرین کو تقسیم کیجئے۔ ہر ایک نے شکریہ کے ساتھ
لیا۔ مگر جوگیہ نے لینے سے انکار کیا۔ آپ جوگیہ کو بنگاہ جلال دیکھ کر
روانہ ہوگئے۔ مجمع سے برآمد ہوکے سعید بیگ سے فرمایا کہ فردا علی الصباح
معشوق کے پاس جائیے فضل الٰہی سے کامیابی ہوگی۔ بس صبح جوگیہ
وہاں سے کوچ کرکے تین منزل کے فاصلہ پر فرودگاہ ہوئی سعید بیگ

اُسکے عقب مین آہ وزاری کرتا ہوا وہان پہنچا۔ جب سعید بیگ کی نظر محبو
پر پڑی وہ بیخودانہ ننگ دنار کو بالاے طاق رکھکے سعید بیگ کے
پاس آئی اور کہی کہ مجکو لیجائیے۔ سعید بیگ حضرت کی خدمت مین لایا۔
اسیوقت اسلام سے مشرف ہوئی۔ اور سعید بیگ سے نکاح کرلیا اُسکے
مریدین جوگی جو پانسو تھے اسبات سے نہایت ناخوش ہوئے اور
حضرت سے مقابلہ کے لئے آئے حضرت کے مریدین بھی مستعد جنگ
ہوئے۔ آپنے تمام کو جنگ سے ممانعت کی اور خود تنہا مکان سے برآمد
ہوکے دروازہ مین بیٹھ گئے۔ عین مقابلہ مین تمام آپ کی نگاہ جلال کے
پرتو سے بیہوش ہوگئے۔ جب ہوش مین آئے اُنمین سے اکثر اسلام سے
مشرف ہوئے۔ اور باقی سعید بیگ کے قتل کی فکر کرنے لگے۔ لیکن
حضرت کی حمایت سے کچھ نہین کرسکے ایک روز کسی بزرگ کے عرس مین
آپنے مجلس سماع منعقد کی۔ ذاکرین مین سے ایک نے عربی اشعار پڑھنا
شروع کیا۔ وہان ایک مولوی صاحب وارد ہوئے عربی اشعار پر اعتراض
کرنے لگے۔ حضرت نے جواب دیا لیکن مُلّا تسلیم نہین کرتا تھا۔ اور کچھ فہمی سے
نہین سمجھتا تھا۔ آپنے بلحاظ مہمان کریمانہ اخلاق سے فرمایا۔ مولوی صاحب
یہ مجلس سماع ہے نہ وقت مباحثہ۔ آپکی حسن ادا سے مباحثہ موقوف ہوا۔
آپنے پوچھا مولوی صاحب آپکا اسم مبارک کیا ہے کہا عبدالغنی حضرت نے

فرمایا فقرا سے دروغ نہین کہنا چاہیئے۔ پھر کہا عبداللہ۔ حضرت نے فرمایا
ہان یہ ہو گا۔ پھر مولوی صاحب دو تین روز کے بعد حضرت کی خدمت مین آئے
آپنے فرمایا مولوی صاحب مجلس سماع کے وقت مباحثہ کرنا ترک ادب ہے
اب فرمائیے جو آپکا اعتراض و شبہہ ہے۔ بقدر فہم ناقص جواب دیا جائیگا
مولوی نے معذرت کی کہ مین آپکے فرمانے سے اسیوقت سمجھہ گیا تہا
عذر خواہی کے لئے حاضر ہوا ہون۔ آپنے مسکرا کے فرمایا اُس روز آپنے
اپنا نام کیا کہا تہا۔ کہا عبداللہ۔ حضرت نے فرمایا واقع مین نہ آپکا نام عبدالغنی
ہے نہ عبداللہ۔ آپکا نام یہ ہے۔ اور آپ فلان محلہ مین رہتے ہین اور
فلان مقام مین پڑہتے ہین۔ مولوی حالات مافیہ سنکے متعجب ہوا حضرت کے
قدم پر سر رکہدیا۔ باعتقاد تمام مرید ہو گیا۔ نواب آصفجاہ بہادر جب دکن مین
تشریف لائے فوج قلیل ہمرکاب تہی۔ دلاور علیخان و عالم علیخان سادات
بارہہ کے معرکون سے فارغ ہو چکے تہے کہ مبارز خان صوبہ حیدر آباد سے
مقابلہ کی نوبت آئی۔ مبارز خان فوج کثیر کے ساتہہ آیا۔ بمقام شکر کہیڑہ پرگنہ
صوبہ برار بالا گہاٹ دونون جانب کی افواج قاہرہ کا باہم مقابلہ قرار پایا
حضرت صاحب ترجمہ نواب آصفجاہ بہادر کے لشکر مین تہے۔ نواب بالیقین
آپکی خدمت مین آئے فتح و فیروزی کی استدعا کی۔ صاحب ترجمہ نے
فرمایا خدا قادر و کریم ہے۔ آپ کو فتح و فیروزی حاصل ہوگی۔ نواب نے

عرض کی کہ اس فوج قلیل کے ساتھ فوج عظیم سے مقابلہ کرنا اور فتح و فیروزی
کی امید رکھنا عقلاً محال معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ فتح و فیروزی داد الٰہی ہے
میں چاہتا ہوں کہ کوئی علامت ایسی بتلائے تا دل کو تسلی ہو جاسکے
آپ نے تھوڑی دیر تامل کرکے فرمایا کہ بروز پنجشنبہ آپکے تمام خیموں و شیروں
صندل کے پنجوں کے نقوش نمود ہونگے یہی آپکی فتح و فیروزی کی علامت
ہے چنانچہ روز مذکور میں آپکے تمام خیموں سے صندل سے پنجوں کے
نقوش نمود ہوگئے۔ آخر نواب عالیجناب کو مبارز خان پر کامل کامیابی
ہوئی مبارز خان مع فرزندان مقتول ہوا۔ تمام واقعہ مجملاً الوطن تذکرۃ
السلاطین کے تیسرے حصہ میں لکھا گیا ہے۔ ان کلمات شمائل تاریخ الیہ
صاحب ترجمہ مکارم اخلاق میں نائب صاحب خلق عظیم تھے۔ خورد و بزرگ
غریب و ضعیف کو درجہ میں برابر سمجھتے تھے۔ امیر و فقیر جو کوئی آپکی خدمت میں
آتا تھا تعظیماً قائم ہوتے تھے۔ جانے کے وقت مشایعت فرماتے تھے
نواب نظام الملک آصفجاہ بہادر نیازمندانہ ملتے تھے۔ حضرت صاحب ترجمہ
کے ایک مرید خاص سید اسد اللہ کے پاس ایک شخص محتاج آیا اور
عرض کی کہ حضرت ایک لڑکی ناکتخدا رکھتا ہوں۔ اسکی شادی کے لئے
نواب آصفجاہ سے کچھہ دلائیے۔ حضرت نے کہا جب نواب آئیں
اسوقت آپ کے یاددہانی کیجئے۔ ایکروز نواب صاحب آئے شخص محتاج بھی

آیا۔ سید اسد اللہ کو یاد دہی کی۔ سید نے نواب سے تمام ماجرا بیان کر کے
سفارش کی۔ نواب نے پانچ روپیہ عنایت کیا۔ سائل نے عرض کی آپکی
سفارش سے پانچ روپیہ مقصود نہیں تھے اسقدر رقم ہر ایک جگہ سے
مل سکتی ہے۔ سید نے بیساختہ بآواز بلند کہا۔ از خرس موئے بس است۔
نواب یہ کلمہ سنکے مسکرائے اور حضرت صاحب کی خدمت مین عرض کی
کہ مین نے عمداً سید سے یہ کلام سننے کے لئے پانچ دئے نہین تو میرا
مقصود پانسو تھا۔ آخر محتاج کو پانسو روپیہ دئے گئے۔ آپ کی عادت
تھا کہ غربا و فقرا کے لئے امرا کی خدمت مین سفارش کرتے تھے ہر ایک کو
مہری رقعہ لکھدیتے تھے۔ جو آپکا سفارشی مہری رقعہ لیجاتا تھا کامیاب ہوتا تھا
کثرت طالبین کی وجہ سے آپنے حجرے کے دروازہ پر مہر آویزان کر دی تھی
ہر ایک شخص اپنی درخواست لکھ کے لاتا تھا اور آپ کی مہر کر کے
لیجاتا تھا کامیاب ہوتا تھا۔ ایک بدمعاش نے ایک جعلی پچاس ہزار
روپیہ کا دستاویز لکھ کے اسپر حضرت کی مہر لگائی۔ اور لیجا کر نواب آصفجاہ بہادر
کی خدمت مین پیش کیا۔ نواب نے فرمایا دستاویز میرے پاس رکھ دیجئے
تا مین حضرت کی خدمت مین جا کر دریافت کرونگا۔ نواب حضرت کی خدمت مین
آئے اور تمسک کو پیش کیا۔ صاحب ترجمہ نے فرمایا کہ مین نے نہیں لیا
مگر میری مہر نے لیا ہے۔ نواب نے اسکو معہ بدرقہ دیکے روانہ کیا

Scanned with CamScanner

اور تمسک کو پارہ پارہ کر دیا۔ آپکی عمر شریف اکہتر سال کی ہو چکی تھی آخر کار بشب
گیارہ تاریخ ماہ ذیقعدہ ۱۱۴۲ہجری میں عالم فانی سے عالم جاودانی
طرف رحلت کی۔ خزان و بہار کے مولف نے لکھا جب آپ کی رحلت
کی خبر ارکاٹ میں پہنچی ایک بزرگ کامل خبر سنکے کثرت افسوس سے
بیخود ہوگئے۔ بیخبری کے عالم میں دیکھا کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ
نظام الدین ولی بود۔ جب ہوش میں آیا فقرہ مذکورہ کے عدد شمار کئے
تاریخ رحلت بحساب ابجد برآمد ہوئی۔ میر مہربان نے فقرہ۔ سلطان المشائخ بود
میں تاریخ پائی۔ آپکے یادگار پانچ پسر۔ اول شاہ عماد الدین۔ دوم
مولوی محمد فخر الدین۔ سوم شاہ غلام کلیم اللہ۔ چہارم محمد معین الدینخان
پنجم غلام بہار الدین۔ عین عالم شباب میں فوت ہوا۔ اور سات دختر تھیں
اولین شجاعت علیخان بہادر شہید صوبہ برار سے منسوب تھیں۔ دوم قاضی
کریم الدین محمد خان سے منسوب تھی۔ جدۂ مادری مولف خزان و بہار
سوم سید شریف الدینخان شرافت سے منسوب تھی۔ والدۂ میر مہربان
چہارم شیخ حسام الدین برادر زادۂ حضرت شیخ صاحب ترجمہ سے منسوب
پنجم میر زین الدین علی نبیرہ قابل خان برادر میر تراب علی مخاطب بہ قابل خان بہادر
غالب جنگ سے منسوب تھی۔ ہفتم شیخ غلام احمد نبیرۂ حضرت شیخ یحیٰی
مدنی قدس سرہ سے منسوب تھی۔